سوال

عورتوں کےلیے مسجد میں جگہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورتیں مسجد میں دائیں بائیں جانب کھڑی ہوکر نماز پڑھ سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کی اصل نماز کی جگہ تو مردوں کے پیچھے ہے۔ چنانچہ مسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ عورتوں کی سب سے پچھلی صف بہتر ہے اور پہلی بُری ہے اور مردوں کی اس کے برعکس۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی پچھلی صف مردوں کی صف سے دور ہوتی ہے اور پہلی مردوں کے قریب ہوتی ہے اور یہ اسی صورت میں ہے کہ عورتیں مردوں کے پیچھے ہوں۔

نیز مسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی تو انسؓ بن مالک اور ایک یتیم لڑکا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور انسؓ کی والدہ اکیلی کھڑی ہوئیں۔

مصنف عبدالرزاق اور طبرانی میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے:

«اخروہن من حیث اخرہن (درایۃ تخریج ہدایۃ) وفی الغایۃ عن شیخہ یرویہ الخمرام الخبائث والنساء حبائل الشیطان واخروہن من حیث اخرہن اللہ وعزوہ الی مسند رزین فتح القدیر حاشیہ ہدایۃ» جلد1 صفحہ146۔

''یعنی عورتوں کو پیچھے کرو جہاں ان کو اللہ نے پیچھے کیا ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کےلیے مقام صلوٰۃ دائیں بائیں نہیں بلکہ پیچھے ہے۔ ہاں مجبوری کے وقت دائیں بائیں بھی کوئی حرج نہیں۔

منتخب کنز العمال میں ہے:

«عن الحارث بن معاویۃ الکندی انہ رکب الی عمر بن الخطاب یسئلہ عن ثلاث خلال فقدم المدینۃ فقال لہ عمر ما اقدمک قال لاسئلک عن ثلاث قال وما ہن قال ربما کنت انا والمرأۃ فی بناء

بني فحضر الصلوة فان صليت انا وهي كانت بحذائي وان صلت خلفي خرجت من البناء فقال عمر تسترينك وبينها يثوب ثم لتصلي بحذائك ان شئت وعن الرلعتين بعد العصر فقال نهاني عنهما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال وعن القصص فانه ارادوني على القصص فقال ماشئت كانه كره ان يمنعه قال انما اردت ان انتهى الى قولك قال اخشىٰ عليك ان تقص فتر تفع عليهم في نفسك حتى تخيل اليك انك فوقهم بمنزلة الثريا فيضعك الله تحت اقدامهم بقدر ذالك» (حم۔ض)

''یعنی حارث بن معاویہ کندی سے روایت ہے۔ وہ تین باتوں سے سوال کی غرض سے حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔

(1) کہا بہت دفعہ میں اور (میری) عورت ایک مختصر مکان میں ہوتے ہیں۔ اور نماز کا وقت ہوجاتا ہے۔ اگر میں اور وہ دونوں (مکان کے اندر) نماز پڑھیں تو وہ میرے برابر ہوجاتی ہے۔ اگر میرے پیچھے نماز پڑھے تو مکان سے باہر ہوجاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: درمیان کپڑے کا پردہ کرلے تو پھر وہ تیرے برابر کھڑی ہوکر نماز پڑھے۔

(2) دوسرا سوال عصر کے بعد دو رکعت سے۔ کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(3) تیسرا سوال وعظ سے ہے۔ کیونکہ لوگ مجھ سے وعظ کی خواہش کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تیری مرضی گویا عمرؓ نے اس کو روکنا مناسب نہ سمجھا۔ کندی نے کہا میں آپ کے ارشاد پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تو وعظ کرے پس تیرا دماغ اونچا ہوجائے۔ پھر وعظ کرے اور اونچا ہوجائے یہاں تک کہ تو خود کو ان کی نسبت آسمان کا ستارہ سمجھنے لگے۔ جس کا انجام یہ ہو کہ قیامت کے دن خدا تجھے اتنا ہی ان کے قدموں کے نیچے کردے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں اگر عورتوں کے لیے پچھلی طرف جگہ کا انتظام مشکل ہو تو دائیں بائیں کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ الضرورات تبیح المحذرات۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص332